REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۳۰ — شمارہ ۱۲

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۲۰ روپے

ششماہی ۱۰ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے

فی پرچہ ۴۰ پیسے

The Weekly BADR QADIAN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ امان (مارچ) - حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۹ امان (مارچ) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ "حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" - الحمد للہ -

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کا ہر آن حامی و ناصر ہو - اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا چلا جائے - آمین -

قادیان ۱۹ امان (مارچ) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ڈاک کے ذریعہ ملنے والی مورخہ ۱۲/۳/۸۱ کی اطلاع کے مطابق ہنوز اڑیسہ کی جماعتوں کا دورہ فرما رہے ہیں - صوبہ اڑیسہ میں قیام کے عرصہ میں محترم موصوف صوبائی حکومت کے مہمان ہیں - اب تک جن جن مقامات پر جماعتی جلسے منعقد ہوئے ہیں بفضلہ تعالیٰ امید سے بڑھ کر کامیاب رہے - محترم موصوف اور وفد کے دیگر افراد بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں - الحمد للہ ★ مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مع بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں - ثم الحمد للہ ؛

۱۴ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ — ۱۹ امان ۱۳۶۰ ہش — ۱۹ مارچ ۱۹۸۱ء

جماعت احمدیہ سیرالیون کا ۳۱واں جلسہ سالانہ کامیابی سے ختم ہو گیا!

حضور ایدہ اللہ اور صدر مملکت سیرالیون کے خصوصی پیغام پڑھ کر سنائے گئے

۲ وزراء، پیراماؤنٹ چیفس اور دو ہزار نمائندگان کی جلسہ میں شرکت

۲۵ افراد نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی!

جماعت احمدیہ سیرالیون کا ۳۱ واں جلسہ سالانہ عظیم الشان کامیابی کے ساتھ بو (Bo) میں ختم ہو گیا - الحمد للہ -

سیرالیون کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے بذریعہ تار وکالتِ تبشیر کے توسط سے اس جلسہ سالانہ کے بارے میں لکھا ہے کہ تمام ملک سے دو ہزار نمائندگان نے اس جلسہ میں شرکت کی - نمایاں افراد میں دو وزراء، پیراماؤنٹ چیفس اور اسلامی تنظیم کے ارکان شامل تھے -

تار کے مطابق اس جلسہ سالانہ کو امسال بھی یہ سعادت حاصل رہی کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے از راہِ شفقت خصوصی پیغام ارسال فرمایا - اس کے علاوہ وکیل التبشیر تحریک جدید محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بھی پیغام بھیجا - اس جلسے کی ایک اور اہم بات سیرالیون کے صدرِ مملکت ڈاکٹر سیاکا سٹیونز کا پیغام تھا جو کہ جلسے میں پڑھ کر سنایا گیا - صدرِ مملکت نے اپنے پیغام میں کہا کہ:

"مجھے یقین ہے کہ آپ کا جلسہ سالانہ آپ کی جماعت کے اس مثبت عمل کا آئینہ دار ہوگا جو کہ آپ نے اس ملک میں مذہب کی ترقی کے لئے رَوا رکھا ہے"

جنوبی صوبے کے ریذیڈنٹ منسٹر مکرم ہیرل ہینکلس نے مشن کی مذہبی، تعلیمی اور طبّی خدمات کو سنہرے الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا - انہوں نے جماعت کی تمام سرگرمیوں میں حکومت کی طرف سے تعاون کرنے کی یقین دہانی کروائی -

سیرالیون کے مشہور مسلم لیڈر الحاج مصطفیٰ صدر مسلم کانگریس نے جو کہ حال ہی میں ربوہ سے ہو کر آئے ہیں اپنے دورہ ربوہ کے تاثرات سنائے اور بتایا کہ وہ ربوہ میں اسلامی بھائی چارے کے جذبے سے بہت متاثر ہوئے ہیں - انہوں نے ربوہ آنے کی دعوت دینے کے لئے حضور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا - انہوں نے سپین میں مسجد کی تعمیر کے ذریعہ بڑی کامیابی سے اسلام کے سنہری کردار اور اعلیٰ روایات کا احیاء کیا ہے -

امیر صاحب سیرالیون نے کیبل گرام میں بتایا ہے کہ پندرھویں صدی میں اسلام کے غلبہ کے لئے جلسہ سالانہ میں نمازِ تہجد کے دوران خصوصی دعائیں مانگی گئیں - لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور تکبیر کے نعرے بلند کئے گئے - لجنہ اماء اللہ نے اپنا جلسہ علیحدہ منعقد کیا - پرائمری اور سیکنڈری سکول کے بچوں نے مذہبی اور اسلامی معلومات کے مقابلہ کا اہتمام کیا - فٹ بال کا ایک میچ بو بمقابلہ فری ٹاؤن کھیلا گیا - جس سے احباب بہت محظوظ ہوئے - اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مالی قربانیوں کے ذریعہ تین ہزار لیون (سیرالیون کا سکہ) جمع کئے گئے -

۲۵ - افراد نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی - ریڈیو اور ذرائع ابلاغ نے جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی -

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو اہلِ سیرالیون کے لئے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے قبولِ حق کا ذریعہ بنائے - آمین -

(روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۶ فروری ۱۹۸۱ء)

منظوری امراء

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مئی ۱۹۸۰ء تا اپریل ۱۹۸۲ء کے لئے مندرجہ ذیل امراء کی منظوری عطا فرمائی ہے - جو صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیوشن نمبر ۱۴ - خ ۱۲-۳-۸۱ ریکارڈ کی ہے - اللہ تعالیٰ ان احباب و جماعتوں کے لئے مبارک کرے اور بہتر رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

۱ - جماعت احمدیہ کلکتہ .... مکرم سید محمد نور عالم صاحب -

۲ - جماعت احمدیہ حیدر آباد .... مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب

۳ - جماعت احمدیہ یادگیر .... مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی -

ناظر اعلیٰ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

پندرھویں صدی میں

غلبۂ اسلام کے لئے ہر قربانی دینے کا عہد کریں

میری رُوحانی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی

جماعت ھائے احمدیہ نائیجیریا کے ۳۱ ویں جلسہ سالانہ کیلئے حضرت امیر المؤمنین ایدہُ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

لیگوس (نائیجیریا) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تلقین کی ہے کہ وہ یہ عہد کریں کہ پندرھویں صدی میں اسلام کے حق میں جو انقلاب بپا ہو رہا ہے، اس کے لئے خدا تعالیٰ ہم سے جو بھی قربانیاں مانگے گا وہ ہم اس کی راہ میں پوری بشاشت اور خوشی سے دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان خیالات کا اظہار اس خصوصی پیغام میں کیا ہے جو کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ۳۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھیجا گیا ہے۔ یہ جلسہ سالانہ ۶-۷-۸ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش مطابق ۶-۷-۸ فروری ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پیغام میں فرمایا ہے کہ میری رُوحانی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ پندرھویں صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی اور اس میں حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی غلبۂ اسلام کے متعلق کی جانے والی پیشگوئیاں پُوری ہو جائیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام اُردو میں ارسال فرمایا ہے۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

پیارے احمدی بھائیو!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ کی ۳۱ ویں سالانہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اور یہ کانفرنس آپ کے نئے زیر تعمیر مشن ہاؤس کے میدان میں ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ اس کی برکات سے آپ کو مستفیض کرے۔ نیز نیا مشن ہاؤس جلد مکمل ہو کر آپ کے لئے مبارک اور نائیجیریا میں اسلام کی ترقی کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہو۔ آمین۔

آپ کی یہ کانفرنس بھی امسال جماعت احمدیہ کے مرکزی سالانہ جلسہ کی طرح پندرھویں صدی ہجری کی پہلی کانفرنس ہے۔ میری رُوحانی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ یہ صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی۔ اس صدی میں اسلام اپنے نورِ حسن اور قوتِ احسان کے ساتھ دُنیا کے دِلوں کو خدا اور اس کے رسُول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا کے فضل سے جیت لے گا اور اس طرح حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ پُر شوکت پیشگوئی پُوری ہو جائے گی کہ

"آخر توحید کی فتح ہو گی......

وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خُدا کا پتہ لگے گا.....

..... اس میں داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دِل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور جو نُور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبّت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام، اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ نہ وہ ٹوٹے گا، نہ کُند ہو گا!"

(تبلیغِ رسالت جلد ششم)

غلبۂ اسلام کا یہ دِن تو بہرحال آکر رہے گا۔ مگر اس کے لئے ہم سب کو قُربانیاں دینی ہوں گی۔ اس لئے آؤ آج ہم یہ عہد کریں کہ پندرھویں صدی میں اسلام کے حق میں جو انقلاب بپا ہو رہا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ ہم سے جو قربانی بھی مانگے گا وہ ہم اس کی راہ میں پوری بشاشت کے ساتھ پیش کریں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین ٭

(دستخط) **مرزا ناصر احمد**

خلیفۃ المسیح الثالث

(الفضل ربوہ ۱۸ فروری ۱۹۸۱ء)

قادیان میں وزیرِ اعلیٰ پنجاب جناب سردار دربارہ سنگھ صاحب کی آمد

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شاندار استقبال

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب جناب سردار دربارہ سنگھ صاحب، خالصہ ہائر سیکنڈری سکول کے جلسۂ تقسیم انعامات میں مہمانِ خصوصی کے طور پر شمولیت کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اس موقعہ پر جناب موصوف کو خوش آمدید کہنے کے لئے قادیان کے شہریوں کی طرف سے بڑے بازار میں جگہ جگہ آرائشی گیٹ نصب کئے گئے تھے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی ایک استقبالیہ گیٹ ڈاکخانہ کے سامنے والے چوک میں تیار کیا گیا جس پر اھلًا و سھلًا و مرحبًا اور "خوش آمدید" کے بینر لگائے گئے تھے۔ جس وقت وزیرِ اعلیٰ کھُلی جیپ میں سوار جماعت احمدیہ کے گیٹ کے پاس تشریف لائے۔ تو اُن کا پُر جوش استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب و دیگر احبابِ جماعت نے معزز مہمان کو ہار ڈالے اور محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے جماعت کے احباب کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد آپ حسبِ پروگرام کاروں کے جلوس میں ہائر سیکنڈری سکول تشریف لے گئے۔ جہاں پر سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگرس، میجر جنرل کلدیپ سنگھ باجوہ اور پرنسپل منوہر لال صاحب شرما نے اُن کا استقبال کیا۔ جماعت کی طرف سے سکول میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام ناظر اعلیٰ محترم چوہدری عبد القدیر صاحب قائم مقام امیر مقامی اور مکرم چوہدری حکیم بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ نے انہیں خوش آمدید کہا۔ بعد میں مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے وزیر اعلیٰ کو قرآن کریم و دیگر کتب سلسلہ کا تحفہ پیش کیا۔ جسے موصوف نے بڑی عقیدت کے ساتھ قبول کیا۔

سابقہ پروگرام کے مطابق آنریبل چیف منسٹر صاحب نے احمدیہ ایریا میں بھی تشریف لانا تھا۔ مگر قلتِ وقت، اور اسی روز گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر میں طے شدہ پروگرام کے مدِّ نظر وہ اس مرتبہ وقت نہ نکال سکے۔ اُن کو آئندہ احمدیہ ایریا میں تشریف لانے کے لئے دعوت دی گئی۔

خالصہ ہائر سیکنڈری سکول کے جلسہ میں سکول کے ہونہار طلباء و طالبات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور اِس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ٭

قائم مقام ناظر اُمور عامہ قادیان

جماعتِ احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ بہت دُعائیں کرے

اگر آدمی چوکس اور بیدار ہو کر دُعا کی طرف توجہ نہ دے تو وہ دُعا میں غفلت کر جاتا ہے

اِس وقت انسانیت، ہمارے اپنے بھائی اور آج کی نسل ہماری دُعاؤں کی بہت محتاج ہے

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ر تبلیغ (فروری) ۱۳۶۰ ہش ۱۹۸۰ء کا ملخص

ربوہ ۲۰ ر تبلیغ، فروری۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ دُعائیں کرنے سے کبھی غافل نہ ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ دُعا کے بغیر تو زندگی کا مزا ہی نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ ادا کرنے سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت کو یہ قیمتی نصیحت کرنے سے پہلے اپنی بیماری کے بارے میں بتایا۔ حضور نے فرمایا کہ صحت اور بیماری کا تسلسل ابھی جاری ہے بیچ میں آرام آجاتا ہے۔ اور پھر بیماری عود کر آتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ چند دن میں اسلام آباد میں رہا۔ وہاں پر چیک اپ کرایا۔ بعض ٹیسٹ بھی ہوئے۔ ان کے نتیجہ میں پھر سے ایک ماہ کے لئے اینٹی بایوٹک دواؤں کا کورس تجویز ہوا۔ حضور نے فرمایا بیماری تو انسان کے ساتھ لگی ہی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ غلطی کرنا انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے

اِذَا مَرِضْتُ

یعنی انسان کوئی غلطی کرتا ہے جس سے وہ بیمار ہوجاتا ہے۔ لیکن شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی ہمیں حاصل کرنا ہو اس کے لئے دُعا کرنی پڑتی ہے۔ حضور نے فرمایا میں دُعا کرتا ہوں اور آپ سے بھی اُمید کرتا ہوں کہ آپ بھی دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے۔ اور زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا کہ ذمہ داری کے کام انسان کو کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اور کرنے بھی چاہئیں۔ اس میں نہ آپ پر کوئی احسان ہے نہ کسی اور پر کوئی احسان ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس بیماری میں جب کبھی کبھی آرام ملا تو آرام کے دنوں کا جمع شدہ کام رات دو دو بجے تک کام کر کے ختم کرنا پڑا۔ ڈاک جو جمع ہوگئی تھی وہ نکالنی پڑی۔ حضور نے فرمایا کہ جب بیماری ہوتی ہے تو بعض دن ایسے آتے ہیں کہ کوئی کام نہیں ہوتا۔ اور کام جمع ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر جب صحت ہوجاتی ہے تو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک سلسلہ ہے جو جاری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ جس وقت میں کام میں مصروف ہوتا ہوں مجھے اپنی بیماری کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی ڈاکٹر نے بھی کہا ہے کہ آپ دیکھنے میں تو بہت صحت مند معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں ہمیشہ ہی اچھا لگتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ نہ صرف یہ کہ دُعا کے بغیر زندگی کا مزا نہیں بلکہ دُعا کے بغیر کچھ مل بھی نہیں سکتا۔ نہ ہمیں اور نہ آئندہ آنے والی نسلوں کو۔ نہ آج کے انسان کو دُعا کے بغیر کچھ مل سکتا ہے جو ہلاکت کے گڑھے پر کھڑا ہے۔ حضور نے احباب کو متوجہ کیا کہ جماعتِ احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ بہت دُعائیں کرے اور جماعتِ احمدیہ کی یہ شان یا علامت ہے کہ اس کی دُعاؤں کے بے شمار پہلو ہیں اس لئے کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں رہنی چاہیئے جو ہماری دُعا سے محروم ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اس لئے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں۔ جن کے متعلق یہ اعلان کیا گیا کہ وہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دُنیا کی ہر شے آپؐ کی رحمت کی محتاج بھی ہے اور آپؐ کی رحمت کو حاصل بھی کر رہی ہے۔ اور فیضانِ محمدؐ اپنی وسعتوں میں عالمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اِس لئے وہ جو آپؐ کے در کے غلام ہیں ان کو بھی اپنی دُعاؤں سے عالمین کا احاطہ کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت انسانیت، ہمارے اپنے بھائی، ہماری نسل اور ہماری دُعا کرنے کی طاقت ہماری دُعاؤں کی بہت محتاج ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں علیٰ وجہ البصیرت یہ کہتا ہوں اور میں نے یہ بات محسوس کی ہے کہ دُنیا کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہے اور دُنیا کے مشاغل کچھ اس قسم کے ہیں کہ اگر آدمی ہمیشہ چوکس اور بیدار ہو کر دُعا کی طرف توجہ نہ دے تو دُعا میں غفلت کر جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں اسی لئے بار بار جماعت کو دُعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے دُعا کی کہ میں یقیناً اپنے رب سے حضور جھک کر جو دُعائیں کروں گا اس کے نتیجہ میں میرا نصیبہ سویا نہیں رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی قسمت جگانے اور بیدار کرنے کے لئے دُعا کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ اللہ کی رحمت سے ہی یہ ہو سکتا ہے کہ انسان کو وہ مل جائے جس سے ہم میں سے ہر فرد میں طاقت ہے اور اللہ تعالیٰ اسے وہ دینے کے لئے بھی تیار ہے اور اگر ہم اس سے محروم رہ جائیں تو یہ ذمہ داری ہماری ہے ہمارے رب کی نہیں۔ اللہ نے تو اعلان کر دیا ہے کہ جو رب کی طرف متوجہ نہ ہو تو کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ پس دُعا کریں بہت دُعا کریں کہ اللہ نے جو وعدے اِس زمانے کے انسان کے لئے کئے ہیں، وہ اس کی زندگی میں پورے کردے۔ اور ہماری غفلتوں سے ان میں تاخیر نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ میں پھر یاد دہانی کرواتا ہوں کہ اس کے لئے بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بنیادی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اسے اپنے ذہن میں حاضر رکھیں۔ آمین۔

(روزنامہ "الفضل" ربوہ
مجریہ ۲۴ ر فروری ۱۹۸۱ء)

منقولات

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں شیخوپورہ میں

"شیخوپورہ ۵ ر مارچ ــــ پاکستان کے سب سے پہلے وزیر خارجہ اور عالمی عدالت کے سابق چیف جسٹس چودھری سر ظفر اللہ خان نے افغانستان میں ہونے والے واقعات کو تشویشناک قرار دیا ہے۔ اُنہوں نے بعض اسلامی ممالک کے ایک دُوسرے سے برسرِ پیکار رہنے اور ایک دوسرے کے مادی وسائل کو تباہ و برباد کرنے کو اخلاقی اور رُوحانی کمزوری قرار دیا ہے۔ چودھری صاحب نے آج یہاں چودھری انور حسین ایڈووکیٹ سابق صدر بار ایسوسی ایشن شیخوپورہ کی قیام گاہ پر ملاقات کے لئے آنے والے وکلاء، صحافیوں اور شہریوں کی بہت بڑی تعداد کو خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام مہدی کا مشن تباہ نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی اسے ہلاک کر سکے گا۔ وہ دُنیا میں بڑھے گا۔ چاہے کتنی ہی رُکاوٹیں اس کی تبلیغ میں حائل ہوں۔ وہ کامیاب و کامران ہوگا۔ اور تمام دُنیا میں اسلام کا غلبہ اسی کی ذات اور اس کے ماننے والوں کے ہاتھ سے ہوگا۔"

(بحوالہ روزنامہ "پرتاپ" جالندھر
مجریہ ۶ ر مارچ ۱۹۸۱ء صفحہ ۶)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۰ء

(دوسری اور آخری قسط)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید قادیان

دُنیا سے بے رغبتی

حضرت اقدس کو دُنیا سے بے رغبتی تھی۔ اور دینی امور میں انہماک تھا۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ آپؑ کے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے آپ سے ذکر کیا کہ باغ خشک ہو رہا ہے اس کی کوئی فکر کی جائے۔ تو فرمایا، اچھا ہوا۔ اگر خشک ہو گیا ہے تو اس کی لکڑیاں کاٹو اور مہمان کے لئے کھانا تیار کرنے میں استعمال کرو۔ مَیں اس باغ کو کیا کروں؟ اسلام کا باغ خشک ہو رہا ہے۔

(الحکم ۱۲ر فروری ۱۹۳۴ء۔ صفحہ ۴)

بچوں کی تربیت

بچوں کی تربیت کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر ملی کہ ایک بچے نے شرارتاً آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔ فرمایا کہ بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت اُن کو شرارتوں سے منع نہ کیا جائے تو بڑے ہو کر اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں بچے کو کچھ تادیب کی جائے تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت صاحب بچوں کو ہر وقت مارنے اور جھڑکتے رہنے سے بھی سخت منع کرتے ہیں۔ ہر ایک کام ایک اندازہ تک ہونا چاہیئے۔ حضور کی مراد یہ ہے کہ بچہ کو بالکل آوارہ نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔

(بحوالہ بدر ۹ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰)

عورتوں کو نصیحت

عورتوں کو نصیحت کے بارے میں بعض باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جو تشحیذ الاذہان میں درج ہیں:-

ایک عورت نے دُوسری کا گلہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بہت بُری عادت ہے جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مَردوں کو اور بہت سے کام ہوتے ہیں اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی موقعہ ملتا ہے کہ بے فکر بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں۔ اور اگر ان کو ایسا موقع مِل بھی جائے تو ان کو اَور بھی بہت سی باتیں کرنے کی ہوتی ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے اس لئے اُن کا سارے دن کا شغل گِلہ اور شکایت کے سِوا کچھ نہیں ہوتا۔

قرآن کریم میں بیان ہُوا ہے کہ غیبت کرنا مُردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے۔ عورتیں آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صُبح اُٹھ کر یہی کام شروع کر دیتی ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ مَیں نے دوزخ میں عورتوں کو کثرت سے دیکھا۔ فرمایا کہ عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں۔ ایک شیخی کرنا کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے ہیں۔ اپنی قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی ہے اور ہم سے ادنیٰ ہے۔ غریب عورت ان میں بیٹھی ہو تو اُس سے نفرت کرتی ہیں اور اشارہ کرتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض قرار دی ہے۔ یہ عورتوں پر ظُلم نہیں مرد پر بھی تو عورت کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں۔ مَرد کے ذمّہ اپنی عورت کی خبر گیری، خوراک و پوشاک اور تمام ضروریات رکھی ہیں۔ گویا عورت کو کُرسی پر بٹھا دیا ہے۔ انسان بد دیانتی کرتا، رشوت لیتا اور لڑائی میں جاکر سر کٹاتا ہے۔ تاکہ اپنے اہل و عیال کا پیٹ پالے۔ گو ناجائز طور پر رزق حاصل کرنا منع ہے۔

(بحوالہ بدر ۹ر مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰ و ۷ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

دُعاؤں میں شغف

حضرت اقدس کو دُعاؤں کا کس قدر شغف تھا اور اگر کسی وقت رقت پیدا نہ ہوتی تو آپ کس قدر بے چین ہوتے تھے، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اس بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:-

حضرت اقدس نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے نماز میں نہ لذت آئی۔ نہ رقت پیدا ہوئی۔ نہ دِل میں کافی رجُوع ہُوا۔ اس حالت سے گھبرا کر میں جنگل کی طرف چل پڑا۔ کہ شاید وہاں کی علیحدگی اور خاموشی اس حالت کو درست کر دے۔ بازار سے گزرا تو دو شخص بیٹھے تھے ایک نے دُوسرے سے پُوچھا کہ ایک گلاس شراب سے نشہ نہ آئے تو پھر کیا کریں اُس نے جواب دیا کہ ایک اَور پی لیں۔ پھر پہلے نے کہا کہ اگر پھر بھی نشہ نہ آئے تو کیا کریں۔ دوسرے نے کہا کہ پھر تیسرا پی لو۔ میں سمجھ گیا کہ یہ گفتگو میرے لئے ہی ہو رہی ہے۔ کہ اگر دو رکعت نماز سے رقت طاری نہ ہو تو دو اور پڑھو۔ پھر بھی رقت نہ آئے تو دو اور پڑھو۔ مَیں نے اسی طرح کیا اور آخر رقت طاری ہوگئی۔

(الفضل ۲ر جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۷ کالم ۳)

حضرت مفتی صاحبؓ نے بیان کیا کہ بمقدمہ کرم دین حضرت اقدس کئی ماہ ایک کرایہ کے مکان میں رہے۔ حضور نے ایک کمرہ دُھلایا، یا صاف کروایا۔ اور اس کے اندر فرش بچھایا گیا۔ اس میں حضور دن کے دس بجے قریباً دو گھنٹے اندر سے کُنڈی لگا کر خلوت میں رہے۔ اس وقت کسی کو آپ کے پاس جانے یا آپ کو بُلانے کی اجازت نہ تھی۔

(الفضل ۲ر جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ ۴ کالم ۳)

حضرت عرفانی صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ:-

حضرت اقدس سفر و حضر میں دُعاؤں کے لئے ایک مخصوص جگہ بنا لیتے تھے اور وہ بیت الدُّعا کہلاتا تھا۔ مَیں جہاں بھی آپؑ کے ساتھ گیا ہوں، یہ دیکھا ہے۔ اور حضور نے اپنے روزانہ کے پروگرام میں یہ بات ہمیشہ داخل رکھی کہ ایک وقت دُعا کے لئے الگ کر لیا۔ اپنی ابتدائی زندگی میں آپ قادیان میں چوبارہ میں دُعاؤں میں مصروف رہے۔ جب یہ چوبارہ بیت الذکر (یعنی مسجد مبارک) بن گیا اور اس میں تخلیہ میسّر نہ رہا تو آپ نے گھر میں بیت الدعا بنایا۔ جب زلزلے آنے پر (۱۹۰۵ء میں) کچھ عرصہ کے لئے آپؑ باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی ایک چبوترہ اس غرض کے لئے آپؑ نے تعمیر کرایا۔ گورداسپور میں بسلسلہ مقدمات کچھ عرصہ آپ کو ٹھہرنا پڑا تو وہاں بھی بیت الدُّعا کا اہتمام تھا۔ بعض اوقات آپ فرماتے کہ بہت کچھ لکھا گیا اور ہر طرح اتمام حجت کیا گیا۔ اب جی چاہتا ہے کہ مَیں صرف دُعائیں کیا کروں۔

دُعا آپ کی زندگی تھی۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے آپ کی رُوح دُعا کی طرف متوجہ رہتی تھی۔ آپ دُعائیں ہر مذہب و مِلت کے افراد اور مخالفوں کے لئے بھی کرتے تھے۔ آپ دُعا کو ہر مشکل کی کلید اور دُعاؤں کی قوّت و اثر کو دُنیا کی ہر قوت سے بڑھ کر یقین کرتے تھے۔ جو حضورؑ کے اِن اشعار سے ظاہر ہے کہ ؎

ہر آں کارے کہ گردد از دُعائے محوجانے
نہ شمشیرے کُندآں کارے نہ اسپے نہ بارانے
عجب دارد اثر دستے کہ دستِ عاشقے باشد
بگرداند جہانے را زِ بہرِ کارِ گریانے
اگر جُنبد لبِ مَردے زِ بہرِ آں کہ سرگرداں
خدا از آسماں پیدا کُند ہر نوعِ سامانے

نیز فرمایا کہ ؎

مگر باید کہ باشد طالبِ اُو صابر و صادق
نہ بیند روزے نومیدی و ناداراز دِلِ جانے

(الحکم ۱۲ر مارچ ۱۹۳۴ء صفحہ ۹)

یعنی دُعا سے جو کام ہو سکتا ہے وہ نہ تلوار سے، نہ ہَوا اور بارش سے ہونا ممکن ہے۔ عاشقِ الٰہی کا ہاتھ عجیب اثر رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رو رو کر دُعائیں کرنے والے کی خاطر ایک جہان کو گردش دے دیتا ہے ایسا فانی فی اللہ مَرد اگر کسی سرگرداں اور پریشان شخص کی خاطر دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے ہر طرح کے سامان پیدا کرتا (اور اس پریشان شخص کی پریشانی دُور فرما دیتا ہے)

نُصرتِ الٰہی

نُصرتِ الٰہی کے دو عجیب واقعات حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان کئے ہیں۔

(۱) ایک دفعہ مَیں نے پبلک لائبریری لاہور میں ایک کتاب دیکھی جس میں حضرت عیسیٰؑ کے یوز آسف کے نام کے گرجے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ مَیں نے حضرت اقدسؑ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ یہ کتاب تو ضرور لانی چاہیئے۔ حضور نے مجھے بھیجا۔ چونکہ مَیں کتاب کا نام بھول چکا تھا اس لئے مجھے خالی ہاتھ آنا پڑا۔ اس کے ٹھیک ایک ہفتہ بعد حضور نے مجھے فرمایا کہ اب جائیے وہ کتاب آپ کو مل جائے گی۔ لاہور کی اس لائبریری میں مَیں پہنچا تو لائبریرین کسی کام

کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔ اتفاقاً اس کی میز پر سے میں نے ایک کتاب اُٹھائی تو دیکھا کہ وہی مطلوبہ کتاب ہے۔ لائبریرین کے آنے پر میں نے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ اگر آپ کچھ دیر پہلے آتے تب بھی آپ کو یہ کتاب نہ ملتی کیونکہ یہ باہر گئی ہوئی تھی۔ ابھی واپس آئی ہے۔ اور اگر تھوڑی دیر بعد آپ آتے تب بھی آپ کو نہ ملتی کیونکہ یہ ابھی اپنی جگہ پر رکھ دی جاتی۔ اور پہلے کی طرح آپ کو خالی ہاتھ جانا پڑتا۔

(الفضل ۱۷؍جنوری ۱۹۲۵ء صفحہ ۸)

(۲) ــــ ایک دفعہ لاہور کے لارڈ بشپ لیفرائے نے "زندہ رسول" پر تقریر کرنے کا اعلان کیا۔ میں نے قادیان آکر حضورؓ سے ذکر کیا۔ قریشی محمد حسین صاحبؓ بھی میرے ساتھ آ گئے تھے۔ حضورؓ نے فرمایا۔ ٹھہر جاؤ میں اس کا جواب بھی لکھ دیتا ہوں۔ چنانچہ ظہر کے بعد عصر تک حضور نے مضمون تیار کرکے ہمیں دے دیا۔ ہم نے اس کو راتوں رات چھپوا لیا۔ اور جب پادری صاحب اپنی تقریر ختم کر چکے تو میں نے جواب میں حضورؓ کا مضمون پڑھنا شروع کر دیا۔ اس جواب میں ایک عجیب اعجازی رنگ تھا۔ جس ترتیب سے پادری صاحب نے تقریر کی تھی اسی ترتیب سے حضور نے جواب دیا تھا۔ جو جو الفاظ اور فقرے پادری نے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے کہے حضور نے ان کو دُہرا کر لکھا اور جواب دیا تھا۔

(الفضل ۱۷؍جنوری ۱۹۲۵ء صفحہ ۸ کالم ۳)

صبر و استقامت کا سبق

حضرت اقدسؑ نے صبر و استقامت اور دُعاؤں کی تلقین فرمائی۔

(۱) ــــ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیان فرماتے تھے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو بیشمار سبق سیکھے ہیں ان میں ایک بھاری سبق استقامت کا بھی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ کس قدر خوفناک ابتلاء اور فتنے ہمارے پیارے مسیحؑ کے سامنے آتے ہیں۔ بعض دفعہ چھکے چھڑا دینے والی خبر آتی ہے۔ مگر یہ کیسا دل ہے کہ اسے جنبش تک نہیں ہوتی۔ زیر تصنیف کتاب کے کام میں کوئی روک اور تردد رُونما نہیں ہوتا۔ پانچوقت نمازوں میں مسجد میں آتے ہیں۔ اور لطف و کرم اور بے تکلفی سے باتیں کرنے سے اور گھر میں اور بچوں کے سوال پر سوال کرکے دِق کرنے اور ستانے سے کوئی چڑچڑا پن پیدا نہیں ہوتا۔ اور دوسروں کی طرح آپ کے معمولات میں فرق نہیں آتا۔

ایک بات کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آپ کے مکان کی تلاشی لینے آنا تھا۔ (آپ کے خُسر) حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے کہیں سے سُن لیا کہ وارنٹ ہتھکڑی سمیت آئے گا۔ میر صاحبؓ حواس باختہ سے ہو کر خبر دینے کے لئے پہنچے۔ اور غلبۂ رقّت کی وجہ سے بمشکل یہ خبر آپ کو سُنا سکے۔ حضورؑ اس وقت کتاب نور القرآن لکھ رہے تھے۔ اور بڑا ہی لطیف اور نازک مضمون درپیش تھا۔ حضور نے سر اُٹھایا اور مُسکرا کر فرمایا کہ میر صاحب! لوگ دُنیا کی خُوشیوں میں چاندی اور سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں۔ ہم سمجھ لیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن رہے ہیں۔

(الحکم ۲۱؍جون ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

(۲) ــــ ایک احمدی نے عرض کیا کہ ہم ایک مقام پر صرف تین احمدی ہیں۔ خصوصاً ہم دو بھائیوں کو ڈیڑھ سال سے تکالیف دی جا رہی ہیں۔ رشتہ دار تک دُشمن ہو گئے ہیں۔ وہاں رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ کسی طرح وہاں گذارہ نہیں ہو سکتا۔ میں بھی ان لوگوں سے بیزار ہوں۔ اور ان میں رہنا نہیں چاہتا۔ مگر مجبوراً پڑا ہُوا ہوں۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ جیسا حکم ہو بجا لاؤں۔

جواب میں حضورؑ نے تحریر فرمایا کہ

"میرے نزدیک مناسب ہے کہ بے صبری نہ کریں۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دُشمن کو شرمندہ کریں۔ اور نیک سلوک سے پیش آویں۔ اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقائد کی خوبی اور راستی اُن کے ذہن نشین کریں۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلاویں ممکن ہے کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آ جاویں۔ بہرحالت بے صبری نہیں کرنی چاہیئے۔۔۔۔۔ اور اپنے دُشمنوں کے حق میں ہدایت۔۔ کی بھی دُعا کرتے رہیں۔"

(بدر ۱۶؍فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۹)

لالہ ملاوا مل جی کے تاثرات

احباب جناب لالہ ملاوا مل جی کو بخوبی جانتے ہیں۔ اُن کو جوانی کے عالم میں سِل یعنی ٹی بی ہو گئی۔ اُس زمانے میں موجودہ علاج نہیں نکلے تھے۔ حضرت اقدسؑ نے اُن کی صحت یابی کے لئے دردمندی کے ساتھ دُعا کی۔ اور حضورؑ کو الہام ہُوا اور اس کے مطابق ان کو صحت ہو گئی۔ اور وہ ایک سو سال سے زیادہ عُمر پا کر تقسیمِ ملک کے بعد فوت ہوئے۔

محترم لالہ جی نے ۱۹۳۵ء میں اپنے ذیل کے تاثرات بیان کئے تھے کہ:۔

میں نے حضرت مرزا صاحبؑ کو بارہا دیکھا کہ کوئی شخص حضرت پیغمبر صاحب (رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف کوئی ناگوار کلمہ کہتا یا کوئی اعتراض کہتا تو آپ کی طرف سے نہایت درجہ غیرت ظاہر ہوتی لیکن آپ نہایت حوصلہ سے جواب دیتے۔

آپ کی طبیعت اپنے خاندان کے افراد سے بالکل علیحدہ تھی۔ آپ گوشہ نشین تھے۔ میں نے کبھی آپ کو بے معنی بات کرتے نہیں دیکھا۔ ہندوؤں سے آپ کا سلوک نہایت اعلیٰ تھا۔

آپ کا کام ذکرِ الٰہی یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جواب دینے کے بغیر ہم نے کچھ نہیں دیکھا۔ جماعتِ احمدیہ جو ترقی کر رہی ہے دراصل مرزا صاحبؑ کی برکت سے کر رہی ہے۔

ایک دفعہ سیالکوٹ کا ایک اخبار نویس قادیان میں اُس وقت آیا جبکہ آپ کی شہرت عام ہو چکی تھی اور بہت کثرت سے لوگ آپ کے پاس آنے لگے تھے۔ اُس نے خیال کیا کہ یہ شخص اتنا مہمان نواز ہے اور بہت اخراجات کرتا ہے اس کے پاس بہت روپیہ ہوگا۔ میں بھی اپنا کام چلاؤں۔ چونکہ میں بہت اچھا لکھ سکتا ہوں مرزا صاحب مجھ سے اپنی شہرت کے لئے مضمون لکھوائیں گے اور میں بھی آپ کی آمدنی میں شریک بن جاؤں گا۔ وہ مہمان خانہ میں ٹھہرا۔ اور اس اُمید میں رہا کہ مرزا صاحب میری قدر کریں گے۔ اس کی ضرورت نہ محسوس کی گئی۔ اور وہ بیچارہ چند روز بعد یہ کہتا ہُوا چلا گیا کہ یہ تو انسان ہی اور قسم کا ہے۔

لکھنؤ سے ایک کیمیاگر قادیان آیا۔ اُس نے دیکھا کہ اس قدر مہمان آتے ہیں جن کی حسبِ حال خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ ظاہراً کوئی صُورت اس قدر آمدنی کی نظر نہیں آتی۔ سو مرزا صاحب ضرور کیمیاگر ہوں گے۔ ایک روز وہ میری موجودگی میں آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں اب جاتا ہُوں۔ مرزا صاحب نے فرمایا۔ اور ٹھہریے۔ اُس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں آپ کو کیمیاگر سمجھتا تھا۔ اور اس لئے ٹھہرا تھا کہ کیمیاگری کا نُسخہ آپ سے حاصل کروں۔ مگر میں نے آپ کو ہر طریق سے دیکھ لیا ہے۔ آپ کیمیاگر نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا عشق ہے۔

نماز تو سب مُسلمان پڑھتے ہیں مگر جو نماز حضرت مرزا صاحب پڑھتے تھے ویسی نماز میں نے کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ بہت دِل لگا کر اور نہایت توجہ سے نماز پڑھتے تھے۔ اور جب آپ نماز پڑھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نماز سے بڑھ کر کسی بات میں دِلچسپی نہیں رکھتے۔ آپ ہمیشہ رات کو دو تین بجے اُٹھتے اور نماز شروع کر دیتے۔ بہت اطمینان سے نماز پڑھ کر پھر آپ قرآن شریف پڑھتے پھر صبح کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو جاتے۔ پھر سیر کو جاتے اور سیر میں بھی دینی باتوں میں مصروف رہتے۔ میں نے کبھی آپ کو بیکار نہیں دیکھا۔

میرا یہ یقین ہے کہ مرزا صاحب کی صاف گوئی کی برکت سے اُن کی جماعت ترقی کرے گی۔ اور کوئی مخالفت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ پہلے بھی بہت مخالفتیں ہوئی ہیں وہ بھی مٹ گئیں۔ اور آئندہ جو ہوں گی وُہ بھی مٹ جائیں گی۔

(الفضل ۲۴؍دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

جناب لالہ جی نے یہ شہادت ۱۹۳۵ء میں ایسے زمانہ میں دی تھی جبکہ احراری ٹولہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت جاری ہوئی تھی۔ اور پنجاب سرکار ان کی سرگرم مدد کر رہی تھی۔ قادیان میں بھی احمدیوں کے لئے امن نہ تھا۔

حضرت اقدسؑ کی رُوحانی تاثیر

حضرت اقدسؑ کی رُوحانی تاثیر کے بارے میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کا ذیل کا بیانِ ایمان افروز ہے کہ:۔

حضرت منشی احمد دین صاحبؓ اپیل نویس گوجرانوالہ ایک غیر از جماعت وکیل کو قادیان لے کر آئے۔ جو بُری طرح شراب نوشی کے عادی تھے۔ اور ہر کھانے کے ساتھ شراب پیتے تھے۔ منشی صاحب اس عادت کے چھڑانے میں کامیاب نہ ہوئے تھے۔ اس کا ذکر کرنے پر حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ (خلیفہ اوّل) نے درسِ قرآن دیا تو اس وکیل نے بعد میں بیان کیا کہ میں نے حضرت مولوی صاحب سے شراب کے نقصانات کے بارے میں ایسی باتیں سُنی ہیں جو پہلے میرے علم میں نہیں تھیں۔ اور مجھ پر واضح ہو گیا ہے کہ یہ نقصان دہ ہے۔ لیکن میں اپنے دِل کو اس کے چھوڑنے پر آمادہ نہیں پاتا۔

منشی صاحب کو بہت تکلیف ہوئی۔ اور واپسی کے وقت انہوں نے اپنے دوست سے کہا کہ ہم حضرت اقدسؑ کی زیارت بھی کر لیں۔ اور اجازت بھی حاصل کر لیں۔ حضور نے بُلا لیا اور وکیل صاحب کو اپنے قریب پلنگ پر بٹھا لیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے کہ بغیر اپنے دوست کا حال بیان کرنے کے حضورؑ نے قوّتِ ارادی کے بارے میں ایک حکایت سُنائی۔

حکایت یہ تھی کہ ایک بادشاہ کو مٹی کھانے کی عادت پڑ گئی۔ اور وہ ہر وقت اس کی تعریف و توصیف کرتا۔ اور درباری جو کہ بادشاہ کے غلام تھے نہ کہ بینگن کے۔ وہ بھی مٹی کی تعریف کرتے کہ وہ کیسے بڑی ہو سکتی ہے۔ جس سے انسان کی غذائیں اور باغ و بستان بلکہ انسان تک پیدا ہوئے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد بادشاہ کا جگر خون پیدا کرنے سے رُک گیا۔ ہاضمہ بگڑ گیا۔ چہرہ بے رونق ہو گیا۔ مسوڑھوں، زبان اور چلنے میں سانس متاثر ہوئے۔ تو بادشاہ نے کہا کہ مٹی کو مَیں نے کیا کھایا ہے، مٹی نے مجھے کھا لیا ہے۔ درباریوں نے کہا کہ مٹی سے بُری شے کونسی ہو سکتی ہے جس پر بول و براز پڑتا ہے۔ اور سب کے جوتے پڑتے ہیں۔ طبیب جمع ہوئے۔ لیکن بادشاہ نے یہ شرط رکھی کہ وعظ و نصیحت اور پرہیز کے بغیر صرف دوا اور غذا سے علاج کیا جائے۔ لیکن علاج کارگر نہ ہوا۔ کیونکہ بادشاہ مٹی کھانے سے باز نہ رہا۔

ایک عرصہ کے بعد ایک سیّاح آیا۔ اور اس بات کے معلوم ہونے پر کہا کہ بادشاہ کا علاج تو بہت آسان ہے۔ بادشاہ کو یہ بات پہنچی تو اُس نے سیّاح کو بُلایا اور پوچھا، تو اُس نے کہا کہ واقعی مَیں نے یہ بات کہی ہے۔ کیا آپ لوگوں کے سامنے علاج کرانا پسند کریں گے یا علیحدگی میں۔ بادشاہ نے کہا کہ علیحدگی میں۔ علیحدگی میں سیّاح نے کہا کہ مَیں جو تجویز پیش کروں گا اس کو مان لینے سے آپ کو فوراً شفا ہو جائے گی۔ اور پوچھنے پر بتایا کہ علاج یہ ہے کہ آپ حکومت ترک کر دیں۔

بادشاہ نے متعجب ہو کر اس کی وجہ دریافت کی تو سیّاح نے کہا کہ بادشاہوں کو بادشاہوں سے مقابلے اور لڑائیاں کرنی پڑتی ہیں۔ جب آپ اس پاؤں تلے روندی جانے والی مٹی کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس سے مغلوب ہو گئے ہیں تو کسی زبردست بادشاہ سے مقابلہ میں کیسے کامیاب ہو سکیں گے؟ یقیناً آپ شکست کھا کر نہ صرف اپنی بادشاہت بلکہ اپنی عزت و آبرو اور جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ کسی مناسب شخص کے حق میں تخت سے دستبردار ہو جائیں۔ ہاں اگر آپ کو حکومت کرنے کا عزم ہے تو بادشاہوں کا سا عزم آپ میں کہاں ہے۔ اس پر بادشاہ نے نہایت جوش و جلال سے کہا کہ خدا کی قسم مَیں اب کبھی مٹی نہ کھاؤں گا۔ اور ہمیشہ کے لئے اُس نے اس عادتِ بد کو ترک کر دیا۔ دربار میں اپنے عزم کا اظہار کرنے پر درباری اس فوری تبدیلی پر متعجب ہوئے۔ بادشاہ نے کہا کہ دراصل علاج تو فطری طور پر ہمارے اندر ہی موجود تھا۔ صرف صحیح تحریک کی ضرورت تھی۔ جو اس سیّاح نے کر دی۔ اور ہماری قوتِ ارادی کو اُبھار دیا۔

حضرت اقدس کی توجہ اور برکت سے اس حکایت کا ایسا اثر ہوا کہ وکیل صاحب فوراً بول اُٹھے کہ حضور! آج سے مَیں بھی پختہ ارادہ سے شراب نوشی سے توبہ کرتا ہوں۔ اس بات سے حضرت اقدسؓ بہت خوش ہوئے اور فرمایا، پانی خواہ اُبل رہا ہو پھر بھی آگ پر پڑنے سے اُسے بجھا دیتا ہے۔ سو انسانی فطرت گناہوں کی زہر سے کتنی بھی آلودہ ہو، اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے اس زہر کا تریاق رکھا ہوا ہے۔ شیطان جو ناری ہے انسانوں کو بھی گناہوں میں ملوّث کر کے ناری بنا دیتا ہے۔ لیکن انسان کی قوتِ ارادی اور قوتِ ضبط اس کی فطرت کے اصلی جوہر کو جو پاکیزہ ہے اُبھارنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ پھر حضورؓ نے دُعا فرمائی اور رخصت کی اجازت عنایت فرمائی۔

حضور کے پاس سے نکلتے ہی وکیل صاحب نے کہا کہ مسیحائی کا اثر اور دمِ عیسیٰؑ کا اعجاز تو ہم نے بچشمِ خود دیکھ لیا ہے۔ ہمیں جس علاج کی ضرورت تھی وہ بغیر ہمارے بتانے کے حضورؓ نے کامیابی سے کر دیا ہے۔ اور ایک پُرانے گنہگار اور عادی مجرم کو ایک آن کی آن میں تائب بنا دیا ہے۔

(بدر ٢٨ر دسمبر ١٩٥٣ء صفحہ ۴، ۵)

قُربِ وصال اور وصال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قربِ وفات کے بارے میں الہامات ہوئے جن کا ذکر حضورؑ نے اپنی کتاب الوصیۃ میں کرتے ہوئے اپنے اہل و عیال کی پرورش کے بارے میں قطعاً کوئی اشارہ تک نہیں کیا جس سے ظاہر ہے کہ آپ کو جماعت کے بارے میں کس قدر فکر دامنگیر تھا۔ یہ سارا مضمون جماعت کے استحکام اور اس کے مستقبل کے متعلق ہے۔ حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ کتاب کتابت کے لئے دیتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا کہ

"صاحبزادہ صاحب! اس بچے کا کیا حال جس کی ماں اس کو دُودھ پلاتے پلاتے فوت ہو جائے۔"

مَیں نے دیکھا کہ حضورؑ چشم پُر آب ہیں۔ اس وقت میری آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ (الفضل ٥ر دسمبر ١٩٣١ء صفحہ ٧)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

حضرت اقدسؑ آخری سفر پر لاہور تشریف لے گئے۔ تو مَیں باہر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر مَیں نے لاہور ٹھہرنا چاہا تو کسی دوست نے کہا کہ حضور نے قادیان سے کسی کو لاہور آنے کی اجازت نہیں دی۔ اور اس سفر کو پرائیویٹ رکھنے اور آرام کرنے کے لئے احباب کے زیادہ اجتماع سے منع کیا ہے۔ سو مَیں قادیان آ گیا۔ اور یہاں پہنچ جانے کی اطلاع دی تو حضورؑ نے اپنے قلم مبارک سے مجھے کارڈ تحریر کیا کہ ڈاک بہت جمع ہو گئی ہے۔ آپ لاہور آئیں۔ ان خطوط کا جواب لکھ دیں۔ چنانچہ مَیں لاہور پہنچا۔ اور بدر اخبار کے دفتر اور عملہ کو بھی لاہور منگوا لیا۔ اور ہفتہ میں تین بار لاہور سے نکالنا شروع کیا۔

آپؑ نمازوں کے لئے باہر تشریف لاتے تھے۔ کسی مسجد کے مدرسہ کے ایک طالب علم نے آ کر سوال کئے اور گستاخی سے باتیں کیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ

"ہم اپنا کام کر چکے۔ اب جو چاہے سو لوگ کریں۔"

اس قیام میں یہ تجویز ہوئی کہ حضور ایک لیکچر دیں۔ اور آپؑ کا معمول تھا کہ جب بھی کوئی مضمون تیار کرنا ہوتا تو آپ قرآن شریف ضرور پڑھتے۔ چنانچہ اس (آخری یعنی پیغام صلح والے) لیکچر کی تیاری کے لئے آپ مکان کی چھت پر جا کر علیحدگی میں تیاری کرتے تھے۔ اور قرآن مجید پڑھ کر آیات لکھتے تھے۔

میرے نزدیک اس مضمون کے لئے جو حضور نے انتہائی دماغی محنت کی وہ حضورؑ کی وفات کا موجب ہوئی۔ اِنَّ صَلٰوتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کے مطابق آپ کی حرکات و سکنات اور عبادات اور زندگی اور موت سب اللہ تعالیٰ کی خاطر تھے۔ وصال کے وقت مَیں حضورؑ کے پاؤں دبا رہا تھا۔

(الحکم ٢١، ٢٨ر مئی ١٩٣٤ء صفحہ ٣٢)

حضرت مفتی صاحبؓ کا یہ بیان الفضل بابت ٢ر جنوری ١٩٣١ء میں مرقوم ہے کہ مَیں حضرت اقدسؑ کے قدموں میں آپ کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ جب تک آپؑ بول سکتے تھے، سوائے اس کے کوئی لفظ آپ کے مُنہ پر نہ تھا کہ

اے میرے پیارے اللہ۔ اے میرے پیارے اللہ۔

آخری آدھا حصہ رات کا اِس حالت میں گزرا یہاں تک کہ گلے کی خشکی کے سبب بولنا دُشوار ہو گیا۔ جب کمرے میں فجر کی کچھ روشنی آپؑ نے دیکھی تو فرمایا۔ نماز۔ اس وقت یہ عاجز حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سرہانے کے قریب بیٹھے تھے۔ مَیں یہ سمجھا کہ حضور مجھے فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھ لو۔ مَیں نے عرض کی کہ مَیں نماز پڑھ چکا ہوں۔ آپؑ نے دوبارہ فرمایا، نماز۔ اور ہاتھ سینے پر باندھ کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اس کے بعد حضورؑ نے پھر کوئی کلمہ نہیں بولا۔ یہاں تک کہ آٹھ بجے کے قریب حضور کا وصال اپنے حقیقی معبود و محبوب کے ساتھ ہو گیا۔ گویا آپ کا آخری کام اس دُنیا میں عبادت ہی تھا۔ (صفحہ ٧)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی طرف سے وضاحت

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب ایڈیٹر الفضل کے نام اپنے ایک مکتوب میں رقم فرماتے ہیں:۔

"الفضل ٧ر فروری کا پرچہ ابھی ابھی ملا ہے۔ آنجناب نے بدر کے حوالے سے بمبئی کی ایک تقریب کا ذکر فرمایا ہے۔ احوال یہ ہے کہ جس طرح بدر نے رپورٹ دی ہے میں جناب شہاب الدین احمد صاحب کی معیّت میں جناب سیدنا برہان الدین صاحب سے ملنے کے لئے گیا۔ وہاں بوہرہ جماعت کی ایک تقریب ہو رہی تھی جس میں جناب سید صاحب نے مجھے شریک ہونے کی دعوت دی۔ اور مجھے حاضرین کو خطاب کرنے کے لئے فرمایا۔ اجتماع میرے اعزاز میں خصوصی طور پر نہیں تھا۔ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد درست ہے اور میرے خطاب کا موضوع بھی۔ لیکن یہ تاثر درست نہ ہو گا کہ تقریب محض میرے لئے منعقد کی گئی تھی۔" (الفضل ٣ر مارچ ١٩٨١ء صفحہ ٣)

احباب سے درخواست ہے کہ اس کے مطابق تصحیح کر لیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

مٹانور میں جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی سالانہ کانفرنس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام علمائے سلسلہ کی پُر اثر تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس انزیل کیرلہ

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کیرلہ کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۴ اور ۱۵ فروری ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ اتوار۔ مٹانور ضلع کینانور میں نہایت شاندار اور پُر وقار رنگ میں منعقد ہوئی۔

مٹانور

اگرچہ مٹانور میں باقاعدہ ہماری کوئی جماعت قائم نہیں ہوئی تاہم یہاں سے ۷ میل دور کوڈالی کی جماعت احمدیہ کے صدر اور کیرلہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کے پریذیڈنٹ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کا اپنا ایک ذاتی ہسپتال نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے ان کے خاندان کے علاوہ ایک اور احمدی گھرانہ حال ہی میں یہاں رہائش پذیر ہوا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب اس علاقہ میں انفرادی تبلیغ کرتے چلے آرہے ہیں ان کی خواہش تھی کہ یہاں ایک پبلک جلسہ منعقد کیا جائے چنانچہ پچھلے سال یکم فروری ۱۹۸۰ء کو یہاں ایک جلسہ عام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا جسے روکنے کے لئے مخالفوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جس کی تفصیل اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہے۔ اس واقعہ کے بعد بعض تعلیمیافتہ مسلم نوجوانوں میں احمدیت کے بارے میں مطالعہ کرنے کی جستجو پیدا ہوئی چنانچہ یہاں پر چار دن مسلسل جلسے منعقد ہوئے اور حالات بہت ہی سازگار ہو گئے۔ بالآخر اسی مقام پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت شاندار رنگ میں سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیرلہ کی چوبیس (۲۴) جماعتوں سے بہت ہی کثرت سے احباب تشریف لائے۔

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے قادیان سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مدراس سے مکرم محمد کریم اللہ نوجران صاحب اور خاکسار مورخہ ۱۲ فروری کو مٹانور پہنچے۔ مقررین و نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کے قیام و طعام کا نہایت شاندار اور تسلی بخش انتظام کیا گیا تھا۔

مہدی نگر

مٹانور بس سٹینڈ سے ملحق وسیع و عریض گراؤنڈ میں نہایت خوبصورت اور جاذب نظر جلسہ گاہ بنائی گئی تھی جس میں داخلہ کے لئے ایک خوبصورت گیٹ بنایا گیا تھا جس پر جلی حروف میں "مہدی نگر" لکھا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے ساتھ ہی گیٹ کے پاس ایک خوبصورت بک سٹال ترتیب دیا گیا تھا۔ یہاں ہر وقت کتابیں اور لٹریچر خریدنے والے اور مختلف امور دریافت کرنے والوں کا ہجوم تھا۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ دو دن کے جلسوں کے دوران ایک ہزار تین سو روپے کی احمدیہ کتابیں فروخت ہوئیں۔

نمائش

مورخہ ۸ تا ۱۳ فروری تک چھ دن یہاں احمدیہ نمائش ترتیب دی گئی تھی جس میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور علامات اور جماعت کی عالمگیر کامیاب سرگرمیوں کو واضح کرنے کے لئے سینکڑوں تصاویر اور ان کی تشریحات پر مشتمل تختیاں آویزاں کی گئی تھیں۔ اس نمائش کا افتتاح مورخہ ۸ کو ڈاکٹر بھاسکرن نائر ریٹائرڈ کالجیٹ ڈائریکٹر نے کیا تھا۔ افتتاح سے قبل ایک پریس کانفرنس بھی منعقد ہوئی جس کی رپورٹ یہاں کے مرکزی اخباروں میں شائع ہوئی۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۱۴ فروری شام کے ۵ بجے مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کے زیر صدارت مکرم این کے احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ سنٹرل کمیٹی کیرالہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ پہلے دن کا اجلاس شروع ہوا۔ ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنے استقبالیہ خطاب میں اس جلسہ کے انعقاد کا پس منظر بیان کرتے ہوئے سب کو خوش آمدید کہا۔

پیغام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد مکرم احمد کٹی صاحب ایڈووکیٹ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ یہ پیغام انگریزی میں تھا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی کہ آپ ۱۴ اور ۱۵ فروری کو کیرلہ میں کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس میں حصہ لینے والے تمام دوستوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازے آمین۔

میں آپ سب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے قربانی اور ایثار کے لئے تیار کریں تا کہ ادیان عالم پر اسلام کو فتح ہو۔

خدا تعالیٰ آپ سب کو اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے اور اسلام کی تبلیغ کی خاطر سخت محنت اٹھانے کی توفیق اور قوت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی راہنمائی اور تائید و نصرت سے نوازے آمین۔ والسلام

خلیفۃ المسیح الثالث

حضور اقدس کے پیغام کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے افتتاحی تقریر کی۔ محترم مولانا صاحب کی تقریر کا ساتھ کے ساتھ ملیالم زبان میں ترجمہ مکرم صدیق امیر علی صاحب نے سنایا۔ افتتاحی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف اس کے [illegible] اور احمدیوں کے [illegible] وغیرہ امور پر [illegible] روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب [illegible] (مدراس) نے زبان انگریزی [illegible] میں توحید خالص کا قیام کے موضوع پر [illegible] نے ظہور امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر اور مکرم این عبد الرحیم صاحب سابق ایڈیٹر "ستیہ دوتن" نے اسلام اور تثلیث کے عنوان پر تقاریر کیں جس کے بعد پہلے دن کا اجلاس نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۵ فروری بروز اتوار شام کے ٹھیک پانچ بجے محترم جناب صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے خلاف پیدا کی گئی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید نے "النبوۃ فی الاسلام" کے عنوان پر، مکرم [illegible] صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے "انسانی زندگی کی حقیقت اور اس کی نشوونما کے لئے ایمان باللہ اور حق الیقین کی ضرورت" کے عنوان پر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے "موعود اقوام عالم" کے عنوان پر اور مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے "آخری زمانہ کی علامات" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی تقریر کا ملیالم ترجمہ خاکسار نے ساتھ کے ساتھ کیا۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے اختتامی تقریر کی جس میں آپ نے صدق دل سے غیر جانبدارانہ طور پر امام مہدی کے دعاوی پر غور کرنے اور اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ سے مدد چاہنے کی درخواست کی۔ مکرم ای۔ [illegible] صاحب کے شکریہ اور محترم ناظر صاحب کی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ کانفرنس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

چونکہ اس کانفرنس میں کیرلہ کی تمام جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں نمائندگان شریک ہوئے تھے اس وجہ سے تبلیغی پروگراموں کے علاوہ تربیتی امور پر خصوصی توجہ دی گئی احباب جماعت کی طرف سے نظام کی پابندی جذبہ اطاعت اور اسلامی رہن سہن کا غیروں پر بہت اچھا اثر پیدا ہوا۔

نمائندگان کی رہائش، نماز با جماعت وغیرہ کے لئے ایک وسیع و عریض پنڈال تیار کیا گیا تھا۔ مورخہ ۱۵ فروری صبح خاکسار کی اقتداء میں تمام احباب نے تہجد کی نماز ادا کی۔ فجر کی نماز کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۱۹۸۰ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کی ٹیپ شدہ تقریر کا اقتباس بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا جو [illegible] ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔

تیسرا اجلاس

صبح دس بجے مکرم مولوی ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت [illegible] تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم کنجی احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ سنٹرل کمیٹی، ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر سنٹرل کمیٹی نے مختصر خطاب فرمایا اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل

نے مختلف تربیتی امور پر نہایت ایمان افروز تقریر کی جس کا ساتھ کے ساتھ ترجمہ خاکسار نے سُنایا اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے پُرجوش انداز میں نوجوانوں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آخر میں صدر جلسہ نے موقع محل کے مطابق احباب سے خطاب فرمایا۔

بیعتیں

اس موقع پر پانچ افراد کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی اس سے قبل محترم ناظر صاحب نے شرائط بیعت کا ترجمہ سُنایا خدا تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔

ریڈیو اور اخبارات میں

اس دو روزہ کانفرنس کی رپورٹ تصویر کے ساتھ دونوں دن کثیر الاشاعت اخبار ملایالم منورما اور ماتر وبھومی میں شائع ہوئی اس کے علاوہ آل انڈیا ریڈیو نے بھی دونوں جلسوں کی رپورٹ نشر کی جلسہ کے بارے میں کیرلہ کے طول و عرض میں اشتہارات کے ذریعہ خوب تشہیر کی گئی تھی۔

منورما سپلیمنٹ

کیرلہ میں بیک وقت کالی کٹ، ترچور اور کوٹایم سے ملایالم روزنامہ ملایالہ منورما Malayala Manorama شائع ہوتا ہے اس کی اشاعت ۵ لاکھ ہے اور ایک اندازہ کے مطابق قریباً ۳۵ لاکھ افراد اس اخبار کو پڑھتے ہیں کیرلہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے پندرھویں صدی ہجری کے استقبال کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کے عالمگیر کارناموں سے لوگوں کو متعارف کرانے کے لئے اس اخبار کی تینوں اشاعتوں میں ایک ضمیمہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا اس کے مطابق ۱۹ ہزار روپے کی خطیر رقم خرچ کر کے مذکورہ اخبار کا ایک ضمیمہ مورخہ ۱۲ فروری بروز جمعرات شائع کیا گیا۔ تحریک احمدیہ کا تعارف و عقائد۔ پندرھویں صدی میں ہونے والے عالمی غلبہ اسلام جماعت احمدیہ کے عظیم الشان کارنامے۔ تبریک وغیرہ مضامین سے مذکورہ ضمیمہ پڑھنے والوں کو تحریک احمدیت کے بارے میں بخوبی ایک اندازہ حاصل ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تینوں خلفاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب۔ محترم مولانا عبد اللہ صاحب مرحوم اور قبر مسیح کی تصویروں پر مشتمل اس ضمیمہ کے لئے از راہ کرم سیدنا

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا تبلیغی و تربیتی دورہ!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل رکن تبلیغی وفد

جنوبی ہند کی بعض جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے سلسلہ میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ مورخہ ۱۱ فروری بعد دوپہر مدراس تشریف لائے ریلوے سٹیشن پر آپ کا نہایت پُرتپاک استقبال کیا گیا۔

مورخہ ۱۱ فروری بروز جمعرات بعد نماز مغرب و عشاء عید میلاپور میں مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ایک جلسہ منعقد ہوا سب سے پہلے عزیزم بشارت احمد صاحب نے استقبالیہ تقریر کی اس کے بعد یہاں کے مشہور تامل پنڈت اور ہندو سکالر شری نواس آچاریہ نے حضرت محمد صلعم کی سیرت اور اسلام کی خوبیوں پر روشنی ڈالی۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی میں قرآن و احادیث کی روشنی میں عقائد احمدیت کی وضاحت کی اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے سیرت رسول کریم صلعم کے چیدہ چیدہ واقعات پر ایمان افروز انداز میں تقریر کی اس تقریر کا خاکسار نے تامل میں ساتھ ساتھ ترجمہ سُنایا۔ آخر میں خاکسار کی تقریر ہوئی۔ صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

محترم مولانا بشیر احمد صاحب کی کیرلہ سے واپسی پر مورخہ ۲۴ فروری کو مدراس میں بمقام (VADAPALANI) ایک تبلیغی جلسہ نام نہاد خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا صاحب کے علاوہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مکرم محی الدین علی صاحب۔ شری گومتی نائیگم M.A۔ شری A. K ویلن عزیزم بشارت احمد صاحب۔ مکرم محمد احمد صاحب۔ مکرم نادر احمد اور مکرم ڈاکٹر میران شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ خدا کے فضل سے حاضرین بہت کثیر تعداد میں تھے۔

مورخہ ۱۲ فروری کو محترم مولانا صاحب مکرم محمد کریم اللہ صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد کیرلہ کے لئے روانہ ہوا اور دوسرے دن کیننانور اور وہاں سے مٹانور پہنچا مورخہ ۱۴ اور ۱۵ کو وہاں نہایت عظیم الشان اور کامیاب سالانہ کانفرنس ہوئی جو رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔ کانفرنس کے بعد مکرم نوجوان صاحب مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔

محترم مولانا صاحب۔ محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور خاکسار پر مشتمل وفد مورخہ ۱۶ کو کیننانور پہنچا۔ اسی دن شام کو مسجد احمدیہ میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم اور خاکسار کی مختصر تقریروں کے بعد محترم ناظر صاحب نے اپنی تقریر میں احمدیوں کی عظیم الشان ذمہ داریوں پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی اس تقریر کا ترجمہ خاکسار نے سُنایا۔ اجلاس کے آغاز میں مکرم حاجی وی۔ کے محمود صاحب نائب صدر جماعت نے استقبالی خطاب فرمایا۔

دوسرے دن صبح دس بجے کیننانور سے تین میل دور سمندر کے کنارے میں واقع کرلائی میں ہم پہنچے جہاں چند احمدی خاندان آباد ہیں۔ صبح دس بجے وہاں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کو ہم تینوں نے مخاطب کیا۔

شام کو مسجد احمدیہ کیننانور کے باہر گراؤنڈ میں ایک تبلیغی جلسہ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں جناب صدر کے علاوہ محترم ناظر صاحب نے ایک برجستہ تقریر نہایت مؤثر رنگ میں کی جس کا ترجمہ خاکسار نے سُنایا۔ اس جلسہ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے بھی خطاب کیا۔

مورخہ ۱۸ فروری کو صبح ہمارا تبلیغی وفد کیننانور سے روانہ ہو کر دوپہر کے وقت موگرال پہنچا سٹیشن پر محترم صدیق امیر علی صاحب اور ان کے صاحبزادوں نے ہمارا استقبال کیا اس دن شام کو مکرم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس کو خاکسار نے مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے اور محترم ناظر صاحب نے خطاب کیا۔ محترم ناظر صاحب کی تقریر کا ترجمہ محترم صدیق امیر علی صاحب نے کیا نیز انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے بعض اعتراضات کا جواب دیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہاں جب بھی ہمارا جلسہ ہوتا تھا تو مخالفین کی طرف سے ہمیشہ شور شرابا اُٹھتا تھا۔ بعض اوقات پتھر بھی پھینکا کرتے تھے لیکن اس دفعہ بہت بڑی تبدیلی نظر آئی۔ لوگ کثرت سے تقریریں سُننے کے لئے آئے اور آخری وقت تک بہت غور سے سُنتے رہے۔

دوسرے دن صبح ہم موگرال سے پینگاڈی پہنچے۔ اسی دن یعنی مورخہ ۱۹ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کے باہر وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ عام کا انتظام کیا گیا۔ محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ کو خاکسار نے اور محترم ناظر صاحب نے خطاب کیا۔

دوسرے دن ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ مکرم انچارج صاحب تبلیغ کی زیر صدارت ہوا۔ جس کو خاکسار نے اور محترم ناظر صاحب نے خطاب کیا۔

مورخہ ۲۱ کو صبح کالی کٹ میں مسلم محلہ کالیکٹ Kuttichira میں آٹھ بجے شب جلسہ عام منعقد ہوا۔ محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ کو خاکسار نے اور مکرم ناظر صاحب نے خطاب کیا۔ محترم ناظر صاحب کی تقریر کا ترجمہ محترم صدیق امیر علی صاحب نے سُنایا۔

دوسرے دن صبح بروز اتوار ہم کالی کٹ سے ۲۰ میل دور Kodiyathur کے لئے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے۔ اس مقام میں ۱۹۶۳ء میں جماعت کا قیام اور مسجد احمدیہ کی تعمیر ہوئی تھی خدا کے فضل و کرم سے اس عرصہ میں جماعت کو حاصل ہوئی ترقی کے نتیجہ میں یہ مسجد ناکافی محسوس ہوتی رہی

(باقی صفحہ ۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زبان انگریزی مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا

"مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ لوگ پندرھویں صدی ہجری کے استقبال کے سلسلہ میں ایک ضمیمہ (Supplement) شائع کر رہے ہیں یہ صدی دیگر تمام مذاہب پر اسلام کو حاصل ہونے والے عالمگیر غلبہ کی صدی ہے لہذا اس کے حصول کے لئے دن رات محنت کریں اور اس کے لئے آپ اپنے کو وقف کر دیں خدا آپ کی مدد کرے اور اس کی تائید و نصرت ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے آمین

مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کا ایک مختصر پیغام بھی اس میں شائع ہوا ہے اس ضمیمہ کے شائع ہونے کے بعد صوبہ کیرلہ کے طول و عرض کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط آرہے ہیں جن کو مناسب لٹریچر بھجوایا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مساعی کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے آمین:

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

عرصۂ زیر اشاعت کے دوران ہندوستان کی متعدد فعّال احمدی جماعتوں کی جانب سے ہمہ جہتی مخلصانہ مساعی پر مشتمل جو رپورٹیں مرکز میں موصول ہوئیں حسبِ گنجائش ان کا خلاصہ قارئین بدر کے افادہ و دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

کُلیان منڈپم" وشاکھاپٹنم میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ (اڑیسہ) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷؍۱ کو "ہندوستان شپ یارڈ مسلم امپلائز یونین وشاکھاپٹنم" کی جانب سے "کلیان منڈپم" میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا تھا اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکرم عبد الرحیم خان صاحب صدر جماعت نے منتظمین جلسہ سے مل کر کافی تگ و دو کے بعد احمدی مبلغ کی تقریر کا وقت حاصل کیا جس کی اطلاع ملنے پر خاکسار مکرم شیخ حلیم الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ کے ہمراہ وشاکھاپٹنم پہنچا بعض علماء کی طرف سے احمدی مبلغ کو تقریر کے لئے وقت دیئے جانے کی شدید مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو تقریر کرنے کا موقعہ عطا فرمایا یہ جلسہ کالٹیکس (CALTEX) کمپنی کے مسلمان جنرل مینیجر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں شپ یارڈ کے جنرل مینیجر۔ آندھرا یونیورسٹی کے پروفیسر ان لا اور بہت سے دیگر معززین بھی مدعو تھے خاکسار کی تقریر سے پہلے تمام مقررین نے انگریزی اور تلگو میں تقاریر کیں۔ خاکسار نے اپنی اردو تقریر میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کو مؤثر رنگ میں بیان کیا بفضلہ تعالیٰ خاکسار کی تقریر کو بہت پسند کیا گیا۔ بعد ازاں جلسہ میں موجود تمام معززین اور دیگر سامعین کو جماعتی لٹریچر دیا گیا اس سلسلہ میں مکرم رحیم خانصاحب صدر جماعت مکرم صادق احمد صاحب ابن مکرم مستری محمد دین صاحب قادیان اور مکرم شیخ حلیم الدین صاحب نے خصوصی تعاون دیا فجزاہم اللہ خیراً جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم کی جانب سے اس موقع پر اردو۔ انگریزی۔ تلگو۔ اور ہندی زبانوں پر مشتمل ایک اشتہار بھی طبع کروا کر تقسیم کیا گیا علاوہ ازیں بہت سے دوستوں سے انفرادی طور پر ملاقات کر کے پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔ وشاکھاپٹنم کی جماعت اگرچہ بہت مختصر ہے تاہم تبلیغی میدان میں بفضلہ تعالیٰ بڑی ہمت اور جانفشانی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو بار آور کرے اور جلد از جلد مفید نتائج برآمد کرے آمین ؛

حیدر آباد میں چالیس ہزار افراد تک پیغامِ احمدیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ حیدر آباد اطلاع دیتے ہیں کہ حیدر آباد میں جماعتِ اسلامی کے چھٹے کل ہند سالانہ اجتماع کے انعقاد کا پروگرام ۲۰ تا ۲۳ ر فروری کی تاریخوں میں رکھا گیا تھا۔ اس موقعہ پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے احباب جماعت کے مشورہ سے فیصلہ فرمایا کہ خاکسار "پندرھویں صدی ہجری کا تحفہ" کے عنوان سے ایک مختصر سا مضمون تیار کرے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی طرف عامۃ المسلمین کو متوجہ کیا جائے چنانچہ یہ مضمون تیار کر کے گولڈن آفسٹ پریس میں محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب کی زیرِ نگرانی میں پچاس ہزار کی تعداد میں ٹریکٹ کی صورت میں چھپوایا گیا۔ مورخہ ۲۲؍۲؍۸۱ کو بعد نماز ظہر و عصر اس ٹریکٹ کی تقسیم کے لئے مقامی خدام کے چار گروپ بنا کر انہیں مناسب ہدایات دی گئیں اور انہیں شہر کے مقررہ حلقوں میں بھجوایا گیا۔ روانگی سے قبل مکرم سید جہانگیر علی صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ حیدر آباد نے تمام خدام کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی خدام نے کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے باہر سے آنے والے مسلمان بھائیوں کو حیدر آباد سے واپسی پر ریل گاڑیوں میں لٹریچر پہنچانے کے علاوہ مقامی طور پر شائع ہونے والے اخبارات سیاست اور رہنمائے دکن کے ایجنٹوں سے طے کر کے یہ ٹریکٹ تمام اخبارات میں بھی رکھوایا اس طرح بفضلہ تعالیٰ ایک دن میں چالیس ہزار افراد تک پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا فالحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ حیدر آباد سکندر آباد دونوں جماعتوں کی اس منشر کہ مخلصانہ سعی کو قبول فرمائے اور اسے ہر جہت سے بابرکت اور بار آور کرے آمین ؛

دلچسپ علمی مذاکرہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد ہی اپنی ایک اور رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ ر فروری کو کیرنگ کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حیدر آباد کی زیرِ قیادت مکرم مقصود احمد صاحب قائد مجلس حیدر آباد۔ مکرم علیم الدین صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ اور خاکسار کو حیدر آباد کنارک ایکسپریس میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ جس بوگی میں ہم سفر کر رہے تھے اس میں جماعتِ اسلامی کے چھ علماء اور نوواردین پر مشتمل ایک وفد بھی موجود تھا۔ دورانِ سفر ان تمام افراد سے خوشکن ماحول میں تبادلۂ خیال کا موقعہ ملا۔ سب سے پہلے وفات و حیاتِ مسیح ناصری علیہ السلام کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ لفظ "رفع" پر خاکسار نے متعدد دلائل پیش کئے نیز مسجد نبوی میں نجران کے عیسائیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی بحث کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی وفاتِ مسیح کا بین ثبوت پیش کرتا ہے۔

الستم تعلمون أن ربّنا حيٌّ لا يموت وأنّ عيسىٰ أتى عليه الفناء یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرتا جبکہ عیسیٰ وفات پا چکے ہیں (اسباب النزول صفحہ ۵۳ از ابو الحسن علی بن احمد الواقدی)

اسی طرح اپنی وفات سے قبل صحابہ کی خاطر جمعی کے لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے یہ مبارک الفاظ بھی ہمارے موقف کی تائید کرتے ہیں کہ:-

يا أيها الناس بلغني أنكم تخافون من موت نبيّكم هل خلد نبيٌّ قبلي فيمن بعث اليه فأخلد فيكم الا انى لاحق بربي۔ (المواهب اللدنيه جلد ۲ صفحہ ۳۶) یعنی اے لوگو مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے خوفزدہ ہو کیا مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والا کوئی نبی بھی ایسا گذرا ہے جو غیر طبعی عمر پا کر ہمیشہ زندہ رہا ہو کہ میں ہمیشہ زندہ رہ سکوں ؟ یاد رکھو میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں۔

بحث کے دوران خاکسار نے وفاتِ مسیح سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف انعامی چیلنج بھی پیش کئے جس پر جماعتِ اسلامی کے علماء نے یہ کہہ کر بحث کو ختم کر دیا کہ ہم اس مسئلہ پر غور کریں گے اور آپ کے پیش کردہ حوالہ جات کو خود دیکھیں گے دوسری نشست میں قریباً دو گھنٹے تک مسئلہ نبوت پر بحث ہوئی جس میں دو تازہ دم نئے علماء شریک ہوئے مگر بالآخر انہیں بھی ہتھیار ڈال دینے پڑے بعد میں خود ان علماء حضرات کے درمیان باہمی تکرار شروع ہو گئی ایک گروہ جماعت کے موقف کی تائید میں تھا تو دوسرا اس کی مخالفت میں اس طور سے ان کا آپس کا اختلاف بھی ان کے لئے حق تک پہنچنے میں ممد و معاون ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں شناختِ حق کی توفیق عطا فرمائے اور اس مذاکرہ کے خوشکن نتائج برآمد کرے آمین ؛

احمدیہ مسلم مشن جمشید پور کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ مقیم جمشید پور اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ دنوں جمشید پور شہر کے اہم مقامات پر امریکہ سے آئے ہوئے عیسائی منادوں کے لیکچر ہو رہے تھے جن کی اطلاع ملنے پر خاکسار مکرم سید عبد المجید صاحب آف شاہجہانپور ملکی اور مکرم سید پرویز افضل صاحب کے ہمراہ ان جلسوں میں شریک ہوا۔ اور ایک امریکن پادری سے اپنا تعارف کرائے بغیر مذہبی گفتگو شروع کر دی جو مسلسل پانچ گھنٹے تک جاری رہی اور امریکن مناد کو بھی حیرت میں مبتلا کرنے کا موجب بنی۔ تبادلۂ خیال کے بعد ہم نے اپنا تعارف کرایا جس پر طے پایا کہ رات ساڑھے نو بجے پھر تبادلۂ خیال ہو گا چنانچہ مقررہ وقت پر جونہی ہم دوبارہ مقام اجتماع میں پہنچے سب حاضرین ہماری طرف متوجہ ہو گئے پادری صاحبان کی تقاریر کے بعد ہم نے سامعین میں اپنا لٹریچر تقسیم کرنا چاہا مگر امریکن پادریوں نے ہمیں ایسا کرنے سے روک دیا تاہم ہندوستانی پادریوں اور مقامی عیسائی افراد کے مطالبہ پر بفضلہ تعالیٰ کم و بیش تین صد کتب تقسیم ہو گئیں آخر کار امریکن پادریوں نے خلافِ وعدہ تبادلۂ خیال سے انکار کر دیا جو ان کی شکست پر دلالت کرتا تھا اس موقعہ پر امریکن پادریوں کو وفاتِ مسیح سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگریزی کتب بھی دی گئیں اور ان تک مسیح کی آمدِ ثانی کا پیغام احمدیت کے رنگ میں پہنچایا گیا چرچ سے واپسی پر چند غیر از جماعت نوجوانوں سے تبادلۂ خیال کرنے اور انہیں جماعتی لٹریچر دیتے

کا موقعہ بھی ملا۔

عرصہ زیر رپورٹ کے دوران کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والے ایک مشہور ادارے کے انچارج پادری فادر ارنا کلم سے ملاقات کی گئی اور مذہبی گفتگو کے بعد متعدد کتب لائبریری میں رکھنے کے لئے تحفۃً دی گئیں جو انہوں نے بڑی عقیدت اور محبت سے قبول کیں نیز قرآن کریم اور بعض دیگر جماعتی کتب کی خواہش بھی کی۔ موصوف نے خاکسار کو بھی ایک عدد بائیبل بطور تحفہ مطالعہ کے لئے دی۔

ماہ فروری کے آخر میں مرکز سلسلہ سے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ یہاں تشریف لائے۔ ہر دو مرکزی نمائندگان نے جمشید پور میں اپنے قیام کے دوران دیگر جماعتی امور کے علاوہ تبلیغی فرائض بھی سرانجام دئے۔ انفرادی اور اجتماعی رنگ میں تبلیغ کے علاوہ ساکچی گوردوارے کے منتظمین کی دعوت پر ایک تقریب میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو تقریر کرنے کا موقعہ بھی ملا جو بفضلہ تعالیٰ خوشکن نتائج کا حامل بنی اس موقعہ پر گوردوارہ میں مکرم مولوی صاحب موصوف کی گلپوشی کی گئی اور مختلف یادگار فوٹو بھی لئے گئے۔ خاکسار کو جماعتی لٹریچر کی تقسیم کا موقعہ ملا۔ تقریب کے اختتام پر گوردوارہ کی لائبریری کے لئے بعض جماعتی کتب بطور تحفہ دی گئیں جنہیں سنٹرل کمیٹی کے صدر کی جانب سے نہایت احترام سے قبول کیا گیا۔

مورخہ ۲۲/۲/۸۱ کو بعد نماز عصر محترم سید عبدالباقی صاحب احمدی جیوڈیشنل مجسٹریٹ کا جمشید پور سے مونگھیر تبادلہ ہونے پر مقامی جماعت کی طرف سے دار التبلیغ میں ایک الوداعی تقریب محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت اور مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی نظم کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے مکرم سید عبدالباقی صاحب کی نمایاں جماعتی خدمت کا ذکر کرتے ہوئے ان سے متعلق اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا بعدہٗ تمام احباب اور مہمانوں کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی اس اجلاس کی کارروائی سے پہلے بعض گروپ فوٹو بھی لئے گئے اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں اپنے مفوضہ فرائض کی بجا آوری کی توفیق دیتا چلا جائے آمین ؛

ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کا دورہ ؛ بقیہ صفحہ ۸

سا روپیہ سے ایک خطیر رقم خرچ کر کے مسجد کے اوپر ایک اور منزل کا اضافہ کیا گیا۔ اس موقعہ پر اس کا افتتاح بھی کیا گیا اس تقریب میں شمولیت کے لئے مالابار کی اکثر جماعتوں کے نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے اُس دن بعد نماز مغرب وعشاء مسجد کے باہر ایک جلسہ عام مکرم انچارج مبلغ کیرلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ خاکسار نے اور مکرم ناظر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ظہور امام مہدی کے سلسلہ میں تقریریں کیں محترم صاحب صدر نے بھی ایک پُر از معلومات تقریر کی۔ اس کامیاب تقریب کے بعد ہم راتوں رات ہی کالی کٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

پہلے سے طے کردہ پروگرام کے مطابق محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ وتبلیغ مورخہ ۲۳ ر فروری کو کالی کٹ سے مدراس کے لئے روانہ ہوئے جبکہ خاکسار کو بعض جماعتوں کے نمائندوں کے اصرار پر اور محترم مولوی ابوالوفا صاحب انچارج مبلغ کی خواہش پر مختلف جماعتوں میں منعقد ہونے والے تبلیغی پروگراموں میں شرکت کے لئے مزید چند یوم کیرلہ میں رکنا پڑا۔ محترم مولانا صاحب کا یہ دورہ بفضلہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا اللہ تعالیٰ اس کے مفید نتائج برآمد کرے اور سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

دُعائے مغفرت

مونگھرہ (اڑیسہ) سے بذریعہ تار یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کی سمدھن محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم زین العابدین خانصاحب مورخہ ۶/۲/۸۱ کو وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے بلندئ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے آمین ؛

خاکسار : سید بدر الدین احمد قادیان

درخواستہائے دعا

• خاکسار کے بیٹے عزیز حفیظ احمد نے شاہجہانپور میں زمین خریدی ہے مگر تاحال مکان کی تعمیر کا سامان نہیں ہو پا رہا بزرگان واحبابِ جماعت کی خدمت میں عزیز کی اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعاؤں کی خواستگار ہوں۔

خاکسار : اعجاز فاطمہ اہلیہ منشی حکیم الدین صاحب مرحوم قادیان

• خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد حنیف صاحب M.A. B.Ed مقیم سعودی عرب ایک خوفناک کار حادثہ ہو جانے کے باوجود معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ برادرم موصوف کی صحت وسلامتی اور درازئ عمر کے لئے نیز والدہ محترمہ کی آنکھ کا موتیا بند کا کامیاب اپریشن ہونے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار : نصیر احمد ابن حافظ سخاوت علی صاحب قادیان

• میرے بیٹے عزیز نصیر احمد عارف کے بائیں ہاتھ کی کہنی کا جوڑ چوٹ لگ جانے کے باعث اُکھڑ گیا تھا اور ہڈی میں فریکچر آگیا تھا جس پر پلستر چڑھا دیا گیا ہے مگر اندر گوشت پھٹ جانے کی وجہ سے تکلیف رہتی ہے۔ عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعاؤں کی ملتجی ہوں۔ خاکسار : اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قادیان

• میرا بھتیجا عبدالودود میٹرک کا امتحان دے رہا ہے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار : منیر الحق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

• مکرم عبدالسلام صاحب خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رشی نگر کے چھوٹے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب خان نے ملازمت میں ترقی ملنے کی خوشی میں مختلف مدات میں بطور شکرانہ دس روپے ادا کئے ہیں مزید ترقیات کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

• خاکسار امسال بی اے فائنل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار مستفیض احمد امروہہ

• خاکسار اپنی بیٹی عزیزہ شاہ اختر سلمہا کے پیتے کے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت وشفایابی — بیٹے عزیز محمد اشرف خان کے ہاں بیٹا تولد ہو کر بقضائے الٰہی اٹھائیس دن کے بعد فوت ہو گیا اس کا نعم البدل عطا ہونے — بہنوئی ناصر احمد خان صاحب کی کامل صحت وشفایابی اور خود اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعاؤں کا ملتجی ہوں۔ خاکسار : یار محمد خان نوشہرہ (کشمیر)

• مکرم محمود احمد صاحب یادگیری مقیم بیدر مختلف مدات میں مبلغ ۲۳/- روپیہ ارسال کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ گھر میں ولادت ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے زچگی کے ہر مرحلہ کو آسان کرے نیز انہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات سے نوازے آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

• مکرم شیخ مظفر علی صاحب راولپنڈی میں متعدد عوارض سے دوچار ہیں۔ انہیں دل کے عارضہ کی تکلیف۔ شوگر نیز پھیپھڑوں کے نچلے حصہ میں پانی جمع ہو جاتا ہے جس سے بہت تکلیف ہوتی ہے احباب جماعت سے ان کی کامل صحت وشفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان

• خاکسار کی اہلیہ بفضلہ تعالیٰ اُمید سے ہیں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں کہ مولا کریم زچگی کے پیچیدہ مراحل کو آسان کرے نیک صالح وخادمِ دین اولادِ نرینہ سے نوازے اور اہلیہ کو صحت وسلامتی سے رکھے آمین

خاکسار : محمد رشید صدیقی کانپور

• خاکسار امسال آئی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے جملہ قارئین بدر کی خدمت میں دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار شیخ بشارت احمد احمدی بھدرک

• خاکسار کے خسر محترم اور خاکسار کی اہلیہ بھدرواہ میں بیمار ہیں ان کی کامل صحت وشفایابی کے لئے نیز ایک غیر احمدی دوست نے اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کئے ہیں ان کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : عبدالسلام ناز مبلغ ہاری پاری گام کشمیر ؛

وِلادت

گلنگھم کینٹ لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز مکرم عبدالکریم صاحب صالح کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائداد و تعلیم اور قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی پوتی اور محترم قاری محمد امین صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ اور بچی کو صحت و سلامتی سے رکھے اور عزیزہ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور درازیٔ عمر سے نوازے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

تقریبِ رخصتانہ

مکرم احمد حسین صاحب برٹ درویش قادیان کی بیٹی عزیزہ سلیمہ بیگم سلمہا بی۔اے کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۸۱ء کو ربوہ میں بخیر و خوبی انجام پائی۔ عزیزہ کا نکاح مکرم نصیر احمد صاحب قمر استاد جامعہ احمدیہ و مدیر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے ہمراہ قبل ازیں ہو چکا تھا۔ تقریبِ رخصتانہ کے موقعہ پر مردانہ حصہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان ربوہ نے اور اندرونِ خانہ محترمہ حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے دُعا کروائی۔ بارات اسی روز کوارٹر ۲۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ واپس پہنچی۔ اگلے روز مورخہ ۱۳/۲/۸۱ کو دعوتِ ولیمہ منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر اندرونِ خانہ محترمہ حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا نے اور مردوں میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دُعا کروائی۔ دعوتِ ولیمہ میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی جن میں سلسلہ کے جید علماءِ کرام اور مبلغین سلسلہ شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت اور سعادت کا موجب بنائے۔ اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

تجویزِ نام اور درخواستِ دعا

(۱) حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ ابن مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش قادیان کے نومولود بیٹے کا نام "عطاء المجیب" تجویز فرمایا ہے۔

(۲) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے مکرم سیّد ہارون رشید صاحب بی۔اے۔ ابن مکرم سیّد نظام الدین صاحب خانپور ملکی (بہار) کے نومولود بیٹے کا نام "سیّد طیّب احمد" تجویز فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان ناموں کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور نومولودین کو اسم بامسمّٰی بنائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری ضیافت فیصل آباد کا پوتا ساڑھے چار ماہ کا ہو کر وفات پا گیا ہے۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ موصوف نے اعانتِ بدر میں بھی کچھ رقم بھجوائی ہے۔

خاکسار: افتخار احمد اشرف درویش قادیان۔

(۲)۔ مکرم عبدالغنی صاحب خواجہ بڑھانوں اپنی کامل صحت کے لئے، اولادِ نرینہ عطا ہونے کے لئے اور ہر دو بیویوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳) مکرم شیخ عبداللطیف صاحب فیصل آباد اپنے بیٹے کی کامل صحت کے لئے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر قادیان

اخبارِ قادیان

★ ۔ مورخہ ۵/۳/۸۱ کو مکرم شبیر احمد صاحب گجراتی ابن مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم، اپنی والدہ اور بعض عزیزوں کے ہمراہ اپنی شادی کی غرض سے انبیٹھ (یو۔پی) کے لئے روانہ ہوئے۔ اس سلسلے میں مورخہ ۴/۳/۸۱ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب قائم مقام امیر مقامی نے دولہا کی گلپوشی کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔ موصوف کا نکاح اس سے قبل مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم فرمان علی صاحب (برادرِ نسبتی مکرم نذیر احمد صاحب مددگار کارکن دفتر اخبار بدر) ساکن انبیٹھ کے ساتھ مبلغ ۔/۲۵۰۰ روپے حقِ مہر کے عوض ہو چکا تھا۔ مورخہ ۸/۳/۸۱ کو انبیٹھ میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اور مورخہ ۱۰/۳/۸۱ کو مکرم شبیر احمد صاحب گجراتی دلہن کے ہمراہ واپس قادیان آگئے۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

★ ۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب لنڈن سے مع اہل و عیال مورخہ ۳/۳/۸۱ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۴/۳/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

★ ۔ مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب کینیڈا سے مورخہ ۵/۳/۸۱ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۶/۳/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

★ ۔ مکرم مولود احمد خان صاحب لنڈن سے مورخہ ۹/۳/۸۱ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور مورخہ ۱۱/۳/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

★ ۔ مکرم شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ سے مورخہ ۱۳/۳/۸۱ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۴/۳/۸۱ کو واپس چلے گئے۔

★ ۔ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب قائمقام صدر جماعت جھنگ مورخہ ۱۴/۳/۸۱ کو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔

★ ۔ محترم چوہدری شاہ نواز صاحب آف کراچی کی دو صاحبزادیاں محترم چوہدری محمد نقی صاحب باجوہ مرحوم کی ایک صاحبزادی اور خان بہادر دلاور خان صاحب کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۱۱/۳/۸۱ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائیں اور مورخہ ۱۲/۳/۸۱ کو واپس چلی گئیں۔

★ ۔ محترم شیخ عبداللطیف صاحب فیصل آباد اپنے بیٹے کے ہمراہ مورخہ ۲/۳/۸۱ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۷/۳/۸۱ کو واپس چلے گئے۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

پائیدار بہترین ڈیزائن پر اسپیڈ سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز:
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :—

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

وقفِ جدید کی اہمیت

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:-

"میں احباب کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔ اور کوشش کریں کہ کوئی فردِ جماعت ایسا نہ رہے جو صاحبِ استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔

دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اس غفلت کا ازالہ کرنا چاہیئے۔ اور نہ صرف اپنے وعدوں کو پورا کرنا چاہیئے بلکہ آئندہ کی طرف سے ہر سال کے وعدے گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ پیش کریں۔ کیونکہ جب تک وقفِ جدید کی مالی حالت مضبوط نہیں ہوگی ہم معلّمین کی تعداد بھی نہیں بڑھا سکتے۔ …… صحیح طور پر کام چلانے کے لئے کم از کم … ہزار معلّمین کی ضرورت ہے۔ اور یہ اسی ہو سکتا ہے جبکہ مالی لحاظ سے وقفِ جدید کو مضبوط بنایا جائے۔ پس دوست ہمت سے کام لیں۔ اور وقفِ جدید کو ترقی دیں۔"

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ تحریکِ جدید کا وعدہ کرنے والے مخلصین سے

ایک سوال

کیا آپ کو اپنا فرض جو آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور چندہ تحریکِ جدید کے متعلق اپنے ذمہ لیا یاد ہے؟ اگر یاد ہے تو کیا آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے؟ اگر آپ کی طرف سے اس کا جواب ہاں میں ہے تو آپ کو مبارک ہو۔ اگر آپ نے اس بابرکت فرض کو ادا نہیں کیا تو آپ جلد سے جلد اپنے عہد کو پورا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ کیونکہ جس قدر آپ جلدی اس عہد کو پورا کریں گے اسی قدر زیادہ ثواب آپ کو ہوگا۔ پس آپ اس سعادت کے حاصل کرنے کے لئے بلد تر توجہ فرمادیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان

ہر احمدی اپنے دل کی گہرائیوں میں قادیان دارالامان سے گہری محبت اور عقیدت کے جذبات رکھتا ہے اور ہمیشہ اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب روحانی مرکز سے قریب اور اس کے حالات سے باخبر رہے۔ ہفت روزہ "بدر" سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی روحانی مرکز سے شائع ہونے والا واحد تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان ہے جو عرصہ تقریباً تیس سال سے مرکزِ احمدیت اور افرادِ جماعت کے درمیان ایک مستقل اور مضبوط رابطہ کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ اپنی اس مرکزی آواز کو زیادہ مفید، مؤثر اور قوی بنانے کے لئے:-

★ — زیادہ سے زیادہ مستقل خریدار مہیا کر کے اس کی توسیعِ اشاعت میں حصہ لیجئے۔

★ — اپنی بیش قیمت علمی، تحقیقی نگارشات اور قیمتی مشوروں سے اس کی افادیت میں اضافہ کیجئے۔

★ — اجتماعی اور انفرادی خوشیوں کے مواقع پر اپنے گراں قدر عطیات اور مفید مقصد مستقل نوعیت کے کاروباری اشتہارات کے ذریعہ اس کی مالی اعانت کیجئے — اور

★ — زیرِ تبلیغ احباب اور اپنے حلقۂ اثر میں اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کیجئے۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

عہدیدارانِ مجلسِ عاملہ انصاراللہ مرکزیہ برائے سال ۱۳۶۰ ہش سنہ ۱۹۸۱ء

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل اصحاب کو مجلسِ عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کے اراکین مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(۱) اراکین خصوصی:-

۱۔ محترم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب صحابی۔
۲۔ 〃 حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
۳۔ 〃 مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی۔
۴۔ 〃 مولانا شریف احمد صاحب امینی۔
۵۔ 〃 شیخ عبدالحمید صاحب عاجز۔
۶۔ 〃 ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر
۷۔ 〃 چوہدری عبدالقدیر صاحب۔
۸۔ 〃 چوہدری محمود احمد صاحب عارف
۹۔ 〃 ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

(۲) نائب صدر: مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی

(۳) قائدِ عمومی و قائدِ اشاعت:
مکرم شیخ مسعود احمد صاحب امینی۔

(۴) قائدِ تربیت: مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب۔

(۵) قائدِ تبلیغ: 〃 عبدالعظیم صاحب۔

(۶) قائدِ تعلیم: 〃 مولانا حکیم محمد دین صاحب۔

(۷) قائدِ ذہانت و صحتِ جسمانی:
مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام۔

(۸) قائدِ مال، قائدِ تحریکِ جدید، قائدِ وقفِ جدید:
مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد۔

(۹) قائدِ تجنید: مکرم منشی خلیل الرحمٰن صاحب فانی۔

(۱۰) قائدِ ایثار و خدمتِ خلق:
مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب۔

(۱۱) آڈیٹر: مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب نیاز

(۱۲) زعیم اعلیٰ قادیان:
مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔

صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ قادیان

مجالسِ انصاراللہ تامل ناڈو کے لئے ضروری اعلان

مکرم و محترم جناب ایم۔ کے۔ میران شاہ صاحب زعیم مجلس انصاراللہ مدراس کو مجالس انصاراللہ تامل ناڈو کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ زعماء مجالس انصاراللہ تامل ناڈو موصوف سے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں مقبول خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ قادیان

اعلانِ نکاح اور درخواستِ دعا

مورخہ یکم فروری ۱۹۸۱ء کو محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے مکرم ایم جلیل احمد صاحب چنگیشری کا نکاح محترمہ کنجآمنہ صاحبہ بنت مکرم ٹی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم پینگاڈی کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار (-/۲۵۰۰۰) روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم جلیل احمد صاحب چنگیشری نے اس خوشی کے موقعہ پر بغرض دعا مبلغ یکصد روپے مرکزی فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد فاروق مبلغ سلسلہ احمدیہ
مقیم کروناگاپلی۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے (مینیجر بدر)